بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

کارروائی اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۴ر فروری ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور اُن کے جوابات۔	۲
۳	موجودہ اجلاس کے لئے قواعد و انضباط کار کے تحت صدر نشینوں کا تقرر۔	۱۳
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۱۳
۵	**استحقاق کی تحریکیں:**	۱۴
	(۱) آئین میں متعین کئے گئے ایام کے مطابق صوبائی اسمبلی کے اجلاس نہ ہونا۔ (منجانب مسز فضیلہ عالیانی) (مسترد کر دی گئی)	۱۴
	(۲) صوبائی اسمبلی کے ارکان پر مسلم لیگ میں شامل ہونے کے لئے ناجائز دباؤ۔ (منجانب میر نبی بخش خان کھوسہ) (خلاف ضابطہ قرار دیدی گئی)	۲۰
	التواء کی تحریکیں: (پیش کی گئیں)	۲۲
۶	(۱) میکانگی روڈ پر واقع الائیڈ بنک لمیٹڈ میں ڈاکہ زنی کی واردات۔ (منجانب مسز فضیلہ عالیانی) (محرک نے زور نہیں دیا)	۲۲

(باقی اگلے صفحہ پر)

جلد پنجم — شمارہ اوّل

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	(۲) ژوب لورالائی شاہراہ پر واقع پل کو تخریب کاروں کا نقصان پہنچانا۔ (منجانب مسز فضیلہ عالیانی)	۲۳
	(۳) تحصیل چھتر کے علاقے میں مسافر بس پر ڈاکوؤں کی فائرنگ۔ (منجانب میر نبی بخش خان کھوسہ)	۲۳
	(۴) لورالائی۔ راڑاشم روڈ پر مسلح ڈاکوؤں کا ٹریفک روکنا اور ڈرائیوروں اور کلینروں کو لوٹ کر فرار ہوجانا۔ (منجانب میر فتح علی عمرانی)	۲۳
۷	اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کی سالانہ رپورٹیں۔ ازسال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۳ء (ایوان میں پیش گئیں)	۳۰
۸	صوبائی زکواۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۹۸۲-۸۳ء و سال ۱۹۸۳-۸۴ء (پیش کی گئیں)	۳۱
۹	مسودات قوانین۔ (پیش کئے گئے) :-	
	(۱) بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء۔ (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۶ء)	۳۱
	(۲) بلوچستان انجمن تصرف آب کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء۔ (مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۸۶ء)	۳۱
	(۳) بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء۔ (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۸۶ء)	۳۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر — مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر — مسٹر آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سکریٹری — مسٹر اظہر سعید خان
۲۔ ڈپٹی سکرٹری — مسٹر محمد حسین شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس آغا پری گل
۳۔ مسٹر آباوان فریدون آباوان (مشیر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سکرٹری)
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (پارلیمانی سکرٹری)
۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر)
۸۔ آغا عبدالظاہر
۹۔ میر احمد خان
۱۰۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۱۳۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سکرٹری)
۱۴۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۵۔ سردار دینار خان کرد
۱۶۔ حاجی عبید محمد نوتیزئی
۱۷۔ میر فتح علی عمرانی
۱۸۔ میر ذوالفقار علی مگسی (پارلیمانی سکرٹری)
۱۹۔ سردار نثار علی (پارلیمانی سکرٹری)
۲۰۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۱۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۲۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمنٹری سکرٹری)

۲۳۔ سردار خیر محمد خان ترین
۲۴۔ میر محمد علی رند
۲۵۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)
۲۶۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)
۲۷۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۲۸۔ میر محمد نصیر مینگل (وزیر)
۲۹۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۰۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۱۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)

۳۲۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۳۳۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سکریٹری)
۳۵۔ میر نور احمد خان مری (پارلیمانی سیکریٹری)
۳۶۔ میر سلیم اکبر خان بگٹی
۳۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۸۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر)
۳۹۔ پرنس یحییٰ جان

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سہ شنبہ مورخہ ۴ فروری ۱۹۸۶ء بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

قاری سید افتخار احمد کاظمی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ
يَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۞ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ
تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ
عَظِيۡمٌ ۞ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ (پ ۴ ع ۲)

اور چاہیئے کہ تم میں ایک جماعت ضرور ایسی رہے۔ جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے۔ نیک باتوں کی طرف دعوت دیتی رہے۔ اور بری باتوں سے لوگوں کو روکتی رہے۔ اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ اور دیکھو تم ان کی طرح نہ ہو جانا۔ جنہوں نے واضح ہدایتیں آنے کے بعد تفرقہ پیدا کیا۔ اور آپس میں اختلاف کرنے لگے (یعنی مسلمانوں کے لئے اختلاف سے بچنا ضروری ہے) ورنہ یہی لوگ ہیں۔ جن کو بڑا عذاب ہو گا۔

(وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر :- پہلا سوال میر فتح علی عمرانی صاحب کا ہے۔

*145 میر فتح علی خان عمرانی

کیا وزیر صحت لزراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع نصیر آباد کے کوٹہ پر بولان میڈیکل کالج کوئٹہ کے قیام سے اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور سے کتنے طلباء و طالبات نے اب تک ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا ہے اور کتنی طالبات فائنل ایئر میں ہیں؟

(ب) کیا جزو (الف) میں مذکورہ فارغ التحصیل لیڈی ڈاکٹروں کو بلوچستان میں ملازم رکھا گیا ہے۔ اگر معاہدے کے مطابق کچھ طالبات نے سروس نہیں کی ہے تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ نیز کیا ان کے ضامنوں سے ضمانت وصول کی گئی ہے۔

(ج) کیا جزو (الف) میں مذکورہ فارغ التحصیل طالبات کو ان کے ہوم ڈسٹرکٹ میں تعینات کرنے کے لئے حکومت کوئی اقدام کر رہی ہے۔ نیز کتنے فارغ التحصیل طلباء و طالبات امسال ہاؤس جاب کر رہے ہیں۔

وزیر صحت

(الف) ضلع نصیر آباد سے اب تک ۱۳ طلباء اور ایک طالبہ نے بولان میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا ہے ضلع نصیر آباد کی ایک طالبہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں سال آخر میں زیر تعلیم ہے۔

(ب) چونکہ جس ایک طالبہ نے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا ہے۔ وہ ابھی تک ہاؤس جاب کر رہی ہے۔ اس لئے اس کی تقرری/تعیناتی ہاؤس جاب مکمل کرنے اور پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر کی جائے گی۔

(ج) ضلع نصیر آباد کے ۱۱ طلباء اور ایک طالبہ امسال سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ میں ہاؤس جاب کر رہے ہیں۔

* ۱۶۶۔ میر فتح علی خان عمرانی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم یہ بتلائیں گے کہ

(الف) ضلع نصیر آباد کے سول ہسپتالوں اور دیہی مراکز صحت میں ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی کتنی آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ اور حکومت ان کو پر کرنے کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے

(ب) ضلع نصیر آباد کے ہسپتالوں، دیہی مراکز صحت اور ڈسپنسریوں کے لئے سالانہ کس قدر رقم کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ نیز کیا یہ ادویات آبادی کے تناسب سے عوام کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں؟

وزیر صحت

(الف) ضلع نصیر آباد میں میڈیکل افسروں اور لیڈی میڈیکل افسروں کی چار چار اسامیاں خالی ہیں۔ ان خالی اسامیوں پر تقرری ایک دو ہفتہ تک متوقع ہے۔

(ب) ضلع نصیر آباد کے لئے ادویات مہیا کرنے کے لئے موجودہ مالی سال کے دوران مبلغ نولاکھ تین ہزار دوسو روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ ویسے تو یہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا ہے کہ یہ رقم وہاں کی آبادی کی طبعی ضرورت کے لئے کافی نہیں۔ مگر جتنا بجٹ ملتا ہے۔ اسی لحاظ سے ہر ضلع کو دوائیاں دی جاتی ہیں۔

* ۱۶۷۔ میر فتح علی خان عمرانی

کیا وزیر صحت یہ بتلائیں گے کہ ضلع نصیر آباد سے کتنے ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت

ضلع نصیر آباد سے اب تک سات ڈاکٹروں نے میڈیکل افسر کی تقرری کے لئے پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس ضلع سے ابھی تک کسی لیڈی ڈاکٹر نے یہ امتحان پاس نہیں کیا ہے۔

* ۱۶۹ مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع لسبیلہ میں اب تک کتنی صنعتیں لگائی جا چکی ہیں۔ اور ان میں سے کتنی صنعتوں سے پیداوار حاصل ہو رہی ہے؟

(ب) ان صنعتوں میں کتنے مقامی اور کتنے غیر مقامی ملازم تعینات کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا مقامی افراد کو حکومت کی پالیسی اور مجوزہ کوٹہ کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت وحرفت

(الف) ضلع لسبیلہ کے مندرجہ ذیل علاقوں میں کل ۴۵۷ صنعتیں لگانے کی منظوری دی جاچکی ہے

(۱) حب صنعتی علاقہ ۳۰۴

(۲) اوتھل صنعتی علاقہ ۶۵

(۳) حب چوکی (بیرون حب صنعتی علاقہ) ۸۴

(۴) وندر علاقہ ۴

ان منظور شدہ صنعتوں میں سے اب تک حب صنعتی علاقے میں ۲۸ صنعتیں، اوتھل صنعتی علاقہ میں ۴، حب چوکی پر ۶۲ اور وندر میں ایک باقاعدہ پیداوار دے رہی ہے۔ جبکہ حب صنعتی علاقہ میں ۱۰۵، اوتھل میں ۳، حب چوکی میں ۲۲، اور وندر میں تین صنعتیں بالترتیب زیر تعمیر ہیں۔ باقی تمام صنعتیں عمارات کے نقشہ جات کی تیاری و منظوری اور قرضہ جات کے حصول کے مراحل میں ہیں۔

(ب) فہرست کارخانہ جات مع تفصیل ملازمین جزو (ج) کے بعد دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا فہرست سے یہ واضح ہے کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے افراد حکومت بلوچستان کی وضع شدہ پالیسی کے مطابق مقررہ تناسب سے ان صنعتوں میں روزگار پر تعینات نہیں کئے گئے ہیں۔ صنعت کاروں کا عذر یہ ہے کہ بلوچستان کے مقامی افراد غیر ہنرمند ہیں جبکہ انہیں ہنرمند افراد کی ضرورت ہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان - وزیر محنت وصنعت اور متعلقہ محکموں کے معتمدین نے کئی دفعہ صنعتکاروں سے مفصل ملاقاتیں کیں اور انہیں بلوچستان کے مقامی افراد کو صنعتوں میں ملازمتیں مہیا کرنے کے سلسلے میں تاکید کی گئی۔ حب میں اسسٹنٹ کمشنر حب کی زیر نگرانی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کو صنعت کار اپنی خالی اسامیوں کی فہرست مہیا کریں گے۔ مذکورہ بالا کمیٹی مقامی افراد کو ان خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے منتخب کرتی ہے۔

مقامی افراد کی تربیت کے لئے حب میں محکمہ محنت 'افرادی قوت جرمن امداد سے ایک تربیتی ادارہ قائم کر رہا ہے۔ جس سے ہنرمند افراد مطلوبہ تعداد میں صنعتوں کے لئے مہیا کئے جاسکیں گے اس کے علاوہ حب میں مزدوروں کی رہائش کے لئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت رہائشی مکانات بھی بنائے جارہے ہیں۔

فہرست ملازمین جو لسبیلہ ضلع کے کارخانہ جات میں تعینات کئے گئے ہیں

نمبر شمار	نام کارخانہ	کل تعداد ملازمین جو کارخانہ میں لگائے گئے ہیں	بلوچستان صوبہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی تعداد	دیگر صوبوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی تعداد	بلوچستان صوبہ کے ملازمین کا تناسب فی صد
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	لسبیلہ ٹیکسٹائل ملز اوتھل	۲۰۳۶	۱۶۷۸	۳۵۸	۸۲٪
۲	پولی ران لمیٹڈ حب	۲۱۶	۱۸	۱۹۸	۸٪
۳	فیوجی پولی پراپلین پروڈکشن حب	۳۲۳	۷۵	۲۴۸	۲۳٪
۴	میاں نذیر سنز انڈسٹری لمیٹڈ حب	۱۱۹	۳	۱۱۶	۲٪
۵	فیروز الدین ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ حب	۸۳	۱۰	۷۳	۱۲٪
۶	این پی واٹر پروف ٹیکسٹائل ملز حب	۸۵	۱۳	۷۲	۱۵٪
۷	این این ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ حب	۶۸	۶	۶۲	۸٪
۸	صدیق سنز ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ حب	۶۷	۷	۶۰	۱۰٪
۹	لطیف جوٹ ملز لمیٹڈ حب	۵۳۵	۶۰	۴۷۵	۱۱٪

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۰	گیڈانی انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۲۲۲	۲۶	۱۹۶	۱۴٪
۱۱	الشفیع انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۱۹	۲	۱۷	۱۳٪
۱۲	بیلا انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ حب	۵۳۸	۲۰۵	۳۳۳	۳۸٪
۱۳	بلوچستان انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ۔ حب	۱۴۳	۳۱	۱۱۲	۲۷٪
۱۴	بلوچستان فونڈری لمیٹڈ۔ حب	۴۲۵	۴۰	۳۸۵	۹٪
۱۵	الائیڈ ٹریکٹرز لمیٹڈ۔ حب	۱۹۹	۲۷	۱۷۲	۱۴٪
۱۶	اکبری آٹوز انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۲۰۷	۷۵	۱۳۲	۳۶٪
۱۷	بلوچستان وہیلز لمیٹڈ۔ حب	۲۵۴	۷۹	۱۷۵	۳۱٪
۱۸	اکبری آٹوز لمیٹڈ۔ حب	۱۲	-	۱۲	٪ صفر
۱۹	داؤدیاہا لمیٹڈ۔ حب	۱۷۰	۷۴	۹۶	۴۳٪
۲۰	آئینہ بیرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۳۷	۱۸	۱۹	۴۹٪
۲۱	نیروا انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۱۰	۳	۷	۳۰٪
	گیس				
۲۲	بلوچستان انڈسٹریز گیسز لمیٹڈ۔ حب	۵۷	۱۴	۴۳	۲۵٪
۲۳	بواہنی آکسیجن لمیٹڈ۔ حب	۷۱	۹	۶۲	۱۳٪
۲۴	حیدری گیس لمیٹڈ۔ حب	۷۷	-	۷۷	٪ صفر
۲۵	پاکستان آکسیجن لمیٹڈ۔ گڈانی	۲۳	۱۳	۱۰	۵۷٪
۲۶	بلوچستان لوبری کینٹس بلینڈرز لمیٹڈ۔ حب	۲۲	۸	۱۴	۳۶٪
۲۷	الائیڈ کیمیکلز انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۱۱	۴	۷	۳۶٪
۲۸	حب پیٹروکیمیکلز لمیٹڈ۔ حب	۱۱	۳	۸	۲۷٪
	لکڑی کے کام کے کارخانے				
۲۹	بلوچستان پارٹیکل بورڈ لمیٹڈ۔ حب	۱۶۶	۳۳	۱۳۳	۷۰٪

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۰	پاکستان فارمیکا لمیٹڈ۔ حب	۵۱	۲۹	۲۲	۵۱٪
۳۱	ایشین انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۳۴	۱۶	۱۸	۴۷٪
۳۲	فارسٹ پروڈکٹس ڈویژن) حب	۹۳	۵	۸۸	۵٪
۳۳	سٹراماٹے سسٹم۔ حب	۶۱	۱۳	۴۸	۲۱٪
۳۴	پاک پولی انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۱۱۸	۱۶	۱۰۲	۱۴٪
۳۵	بلوچستان لینینس (پی پی سی ایل) حب	۸۱	۱۳	۶۸	۱۶٪
	پلاسٹک کا کام				
۳۶	آدی ٹرالینس لمیٹڈ حب	۱۹۷	۷	۱۹۰	۴٪
۳۷	بلوچستان پولی پروڈکٹس۔ حب	۲۳	۳	۲۰	۱۴٪
۳۸	کیا لوٹ کیپٹیل گڈز انڈسٹری۔ حب	۷۰	۳۱	۳۹	۴۴٪
۳۹	سینتھیٹک میٹس لمیٹڈ۔ حب	۳۰	۸	۲۲	۲۷٪
	بجلی کے سامان کے کارخانے				
۴۰	اسلو الیکٹرک انڈسٹری۔ حب	۹۱	۲۱	۷۰	۲۳٪
۴۱	پوائنر کیبلز لمیٹڈ۔ حب	۱۳۰	۱۲	۱۱۸	۲۹٪
۴۲	سایا انڈسٹری لمیٹڈ حب	۲۰	۴	۱۶	۲۰٪
۴۳	عربین گلف ویلڈنگ راڈز اینڈ ایکوپمنٹ۔ حب	۳۸	۱۸	۲۰	۴۷٪
۴۴	پادل سیلز لمیٹڈ۔ حب	۲۵	۵	۲۰	۲۰٪
۴۵	الائیڈ انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۲۷	۴	۲۳	۱۵٪
	کاغذ اور چھپائی				
۴۶	پاک ساکو لمیٹڈ۔ حب	۵۱	۱۲	۳۹	۲۴٪

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۴۷	انٹرنیشنل کنٹینرز لمیٹڈ حب	۱۲	۲	۱۰	۱۷ %
	خوردنی اشیاء				
۴۸	انگلش سویٹ لمیٹڈ۔ حب	۱۷	-	۱۷	% صفر
۴۹	حبیب آسکری لمیٹڈ۔ حب	۲۳۱	۴۲	۱۸۹	۱۸ %
۵۰	نیاز سنز لمیٹڈ حب	۱۶	۹	۷	۵۶ %
۵۱	کنسولیڈیٹڈ فوڈ لمیٹڈ۔ حب	۱۱	۳	۸	۲۷ %
۵۲	پیور فوڈ لمیٹڈ ۔ حب	۴۵	۱۰	۳۵	۲۲ %
	متفرق				
۵۳	پاک فیبرک انڈسٹریز لمیٹڈ۔ حب	۴۶	۴	۴۲	۹ %
۵۴	اوتھل آئس اینڈ کولڈ سٹوریج۔ اوتھل	۴	۴	-	۱۰۰ %
۵۵	فلزونا پاکستان لمیٹڈ۔ حب	۲۸	۲	۲۶	۷ %
۵۶	ڈانیئو پاکستان لمیٹڈ حب	۶۰	۹	۵۱	۱۵ %
۵۷	بلوچستان گلاس لمیٹڈ۔ حب	۳۰۰	۳۸	۲۷۲	۱۲ %
۵۸	بلوچستان کنکریٹ اینڈ بلاکس لمیٹڈ حب	۲۳۰	۱۲	۲۱۸	۴۰ %
۵۹	بلوچستان کلے پروڈکٹس لمیٹڈ حب	۶۵	۱۱	۵۲	۱۷ %
۶۰	سبینہ لیدر انڈسٹری لمیٹڈ حب	۱۷	۳	۱۴	۳۶ %
۶۱	ڈیکیج پاکستان لمیٹڈ۔ حب	۱۱	-	۱۱	% صفر

مسٹر محمد صالح بھوتانی :- جناب والا! ضمنی سوال کی اجازت چاہتا ہوں کیا وزیر صنعت بتائیں گے کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ جو زیادتی انہیں روزگار پر نہ لگا کر ہوتی ہے۔ اس کا کیا ازالہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ بلوچستان میں ۱۳ سال کے لئے ٹیکسوں میں

چھوٹ دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو اس میں کھپایا جائے۔ کیا اس زیادتی کا ازالہ ہوگا؟ کیا ہمیں اس کی یقین دہانی کرائی جائے گی۔

وزیر صنعت و حرفت:- جناب اسپیکر میں معزز رکن کو یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں، وزیر اعلیٰ صاحب وہاں کئی مرتبہ تشریف لے گئے۔ میں خود بھی وہاں گیا تھا۔ اس موقع پر معزز رکن اسمبلی بھی موجود تھے۔ ہم نے تمام کارخانہ داروں اور ان کے عہدیداروں کو بلایا اور انہیں بتایا کہ ان کا بلوچستان گورنمنٹ سے جو معاہدہ ہوا ہے۔ اور جن شرائط پر انہیں جو این او سی جاری کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق انہیں بلوچستان کے لوگوں کو بلوچستان کے کوٹہ کے تحت لگانا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں، ہماری حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ وہ اس پر قائم رہیں اور جو معاہدہ کیا گیا ہے۔ اس کی مدت پانچ سال ہے۔ اس مدت کے دوران کوٹہ کی پچھتر فیصد تعداد کو پورا کیا جائے گا۔ اگر اس کے خاطر خواہ نتائج نہیں نکلے تو پھر ان کارخانہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو کھپائیں اس کے ہمیں حوصلہ افزا نتائج ملے ہیں۔ جو ادارے وہاں کارخانے بنا رہے ہیں اس سے بھی ہمیں کافی تقویت ملے گی۔ چونکہ ہمارے پاس ہنرمند افراد نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں ہم حب میں جرمن ایڈ سے ایک تربیتی ادارہ قائم کر رہے ہیں۔ جن سے ہمیں تربیت یافتہ افراد حاصل ہو سکیں گے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:- جناب والا! شکریہ

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے سوال کا جواب دیا اور وضاحت بھی کی۔ لیکن، میں اپنی تسلی کے لئے مزید پوچھنا چاہوں گی کہ بلوچستان کی فلاح و بہبود کے لئے باہر کے ہنرمند لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ بلوچستان میں ہنرمند ورکرز کا دستیاب نہ ہونا ہے۔ حکومت بلوچستان اس سلسلہ میں کیا اقدام کر رہی ہے؟ اور کون سے ایسے پروگرام شروع کرے گی۔ جن سے یہاں کے بیروزگار نوجوان اپنی قوم اور ملک کے لئے اور اس حکومت کے لئے مفید ثابت ہوں۔ اس کے لئے حکومت کیا انتظام کر رہی ہے؟ میں یہ کہوں گی کہ

یہ حوصلہ افزائی کی باتیں بہت ہو چکی ہیں۔ اب ہمیں کچھ کر کے دکھانا ہے۔ ہمیں ہنرمند لوگوں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت عملی کام سرانجام دے۔

مسٹر اسپیکر :- وزیر متعلقہ ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر صنعت و حرفت :- جناب والا! میں اس ضمنی سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے حوصلہ افزائی کی اچھی بات کی ہے۔ ہماری حکومت نے کئی مہینے پہلے اس پر کام شروع کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ذاتی طور پر اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ حب انڈسٹریز میں تقریباً پانچ انجینئرز اور ایس ڈی او لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے لوگوں کو مہیا کیا ہے۔ جس کی خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم جو ادارے بنا رہے ہیں۔ مثلاً حب **ملالائی** اور خضدار ان اداروں سے ہمیں ہنرمند افراد مل سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہم حب میں ڈسٹرکٹ اور تحصیل بیول پر صنعتیں قائم کر رہے ہیں۔ تاکہ وہاں پر لوگوں کو روزگار بھی مہیا ہو۔ اگر ہم اس انداز سے ادارے قائم کریں گے تو اس سے ان علاقوں کے لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا۔ اور دوسری طرف ہمیں ان اداروں سے تربیتی افراد بھی مہیا ہوں گے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :- جناب اسپیکر صاحب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی علاقوں میں بھی کارخانہ جات لگائے جائیں گے؟ ان کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ کیا حصص کی بنیادوں پر ہوں گے۔ یا وزیر اعلیٰ کی مرضی سے لگائے جائیں گے۔

وزیر صنعت و حرفت :- جناب اسپیکر! ابھی تو سات آٹھ ماہ ہوئے ہیں کہ وہ وزیر اعلیٰ تو اب بنے ہیں۔ اس سے پہلے جب ۱۹۸۰ء میں حب انڈسٹریل ایریا قائم کیا گیا تھا۔ اور وہاں پر ۱۹۸۰ء سے کام ہو رہا ہے۔ وہاں پر وزیر اعلیٰ کے حکم یا ان کی مرضی کے مطابق انڈسٹری نہیں لگائی جا رہی ہے۔ میں اپنے معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی کوشش اور ہدایت ہے کہ صنعتیں صرف حب اور بیلہ کے علاقے میں نہ لگائی جائیں۔ بلکہ پورے بلوچستان میں لگائی جائیں۔ جیسا کہ معزز رکن کا ضلع نصیر آباد ہے۔

وہاں پر بھی ڈیرہ مراد جمالی کو انڈسٹریل ایریا قرار دیا گیا ہے۔ وہاں بھی کارخانے لگ سکیں گے۔ جو خام مال وہاں پر میسر ہوگا۔ اس کے مطابق کارخانے لگائے جائیں گے۔

علاوہ ازیں مکران اور صوبے کے دوسرے ہیڈکوارٹرز میں بھی کارخانے لگائے جائیں گے۔ جب کسی کارخانے کے حق میں فیزیبیلٹی رپورٹ مل جائے گی کہ وہاں پر خام مال میسر ہے، کارخانہ چل سکتا ہے تو ہماری کوشش ہوگی کہ وہاں پر کارخانہ قائم کر دیا جائے۔ ہماری اور وزیراعلیٰ صاحب کی تو کوشش ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں کارخانے لگائے جائیں۔ تاکہ صوبے کے تمام لوگوں کو برابر روزگار کے مواقع میسر ہوں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ (پوائنٹ آف آرڈر)! جناب وزیر صاحب نے تو یقین دلایا ہے۔ اب وزیراعلیٰ صاحب بھی ہاؤس میں یقین دہانی کرائیں کہ ہم بلوچستان کے تمام ضلعوں میں کارخانے برابر تقسیم کریں گے۔ وہ ہاؤس میں بتائیں تو ہمیں یقین آئے۔ وزیراعلیٰ تو وہ تیسری دفعہ بن رہے ہیں۔ وزیر تو وہ اپنی مرضی اور صوابدید سے بناتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ میر صاحب! آپ بیٹھ جائیں یہ ضمنی سوال سے متعلق بات نہیں ہے آپ کو وزیر موصوف نے یقین دہانی تو کرا دی ہے کہ ضلع نصیرآباد کو بھی انڈسٹریل ایریا قرار دیا جائے گا۔ وہاں بھی انڈسٹری لگ سکے گی اور ہر جگہ کام ہوگا۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! ہمیں وزیراعلیٰ بتائیں وزیر تو برائے نام ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ نہیں وہ کابینہ کے وزیر ہیں۔ انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ آپ اس پر یقین کریں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں SOIL CONSERVATION کی اسکیم شروع کی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس اسکیم کو شروع کرنے کے کیا مقاصد ہیں اور اس سے کیا فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔

وزیر زراعت:۔ یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے لئے ایک اسکیم جس کا نام "PILOT RROJECT FOR EXTENSION CONSERVATION IN BALUCHISTAN" عرصہ ایک سال کے لئے دوران ۸۶-۱۹۸۵ء چلائی جا رہی ہے جو کہ جون ۱۹۸۶ء میں ختم ہو جائے گی۔

(ب) اس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

(۱) ۳۳۰۰ ایکڑ رقبہ پر کئے ہوئے کاموں کی نگہداشت جو کہ اضلاع لورالائی، سبی، خاران نوشکی اور قلات (مستونگ) میں دوران سال ۸۴-۱۹۸۳ء تا ۸۵-۱۹۸۴ء کئے گئے تھے۔

(۲) متذکرہ کاموں کے مثبت نتائج کی روشنی میں ایک بڑے پروجیکٹ کے شروع کرنے کے امکانات کا جائزہ لینا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ سائل کنزرویشن کے تحت محکمہ جنگلات بلوچستان میں ایک عرصہ سے مختلف نوعیت کے کام کرتا چلا آرہا ہے۔ جس کے نتیجے میں مستونگ اور چڑنگ آباد کے علاقے ریت کے ٹیلوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ اور اُن مقامات پر غزیاکری کے جنگلات کامیابی سے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح سے پسنی اور گوادر کے علاقوں میں بھی ریتیلے علاقوں پر شجر کاری کا کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں زمین کے کٹاؤ کو روکنے اور زرعی بندات کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے مقامی زمینداروں کے بندات کے ساتھ حفاظتی کام کئے گئے ہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر صاحب! کیا یہ چیز ممکن نہیں ہے کہ یہ سوالات جن کے جوابات آج اس ایوان میں دیئے جا رہے ہیں۔ یہ جوابات ہمیں ہمیں ایک یا دو دن قبل گھر پر مل جائیں۔ تاکہ ہم ان جوابات کو دیکھ سکیں۔ پڑھ سکیں اور تیاری کر سکیں۔ اور پھر جب یہ جوابات یہاں دیئے جائیں تو ان پر بہت سے ضمنی سوال کئے جا سکیں۔ اس سے حکومت کو فائدہ

ہوتا۔ بہت سے حقائق سامنے آتے۔ اور یوں کارکردگی میں بھی اضافہ ہو۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ سے یہ طریقہ کار چلا آرہا ہے۔ جو سوالات آتے ہیں۔ وہ ہاؤس کی ٹیبل پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ ایسی کوئی مثال یا ضابطہ کار نہیں ہے کہ سوالات کی کاپیاں ایک یا دو دن پہلے ممبروں کے گھروں پر پہنچا دی جائیں اور وہ ان سوالات کی تیاری کرلیں۔

اب سیکرٹری اسمبلی صاحب کچھ اعلانات کریں گے۔

اعلانات

سیکرٹری اسمبلی (مظہر سعید خان): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

۱۔ مس آغا پری گل
۲۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۳۔ حاجی محمد شاہ مردانزئی
۴۔ میر محمد علی رند

رخصت کی درخواست

ٹیلیفون پر حاجی دادکریم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میں اس ایوان کے اجلاس میں نہیں آسکتا۔ لہٰذا اس پورے اجلاس کے لئے ایوان سے میری رخصت کی درخواست ہے۔

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحاریک استحقاق

مسٹر اسپیکر:۔ آج دو تحاریک استحقاق موصول ہوئی ہیں۔ ایک مسز فضیلہ عالیانی اور دوسری میر نبی بخش خان کھوسہ کی ہے۔ مسز فضیلہ عالیانی اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں حسب ذیل تحریک استحقاق جو واضح اور فوری اہمیت کی حامل ہے ایوان میں پیش کرتی ہوں:۔

تحریک استحقاق یہ ہے کہ

" آئین کی رو سے سال کے دوران اسمبلی کا اجلاس ستر۷۰ دن منعقد ہونا چاہیئے لیکن گزشتہ سال کے دوران اسمبلی کا اجلاس صرف ۲۱ دن منعقد ہوا۔ جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس معاملہ کو فوراً زیر بحث لایا جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک استحقاق یہ ہے:۔

" آئین کی رو سے سال کے دوران اسمبلی کا اجلاس ستر۷۰ دن منعقد ہونا چاہیئے لیکن گزشتہ سال کے دوران اسمبلی کا اجلاس صرف اکیس۲۱ دن منعقد ہوا۔ جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس معاملہ کو فوراً زیر بحث لایا جائے"

اب مسز فضیلہ عالیانی اپنی تحریک استحقاق کے متعلق کچھ کہنا چاہیں تو کہیں۔ یہ ضابطہ کے مطابق ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا جیسا کہ اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۵۸ میں دیا گیا ہے کہ:۔

58. "The Speaker shall, after the disposal of questions and before other business on the Orders of the Day is entered upon, call upon the member who gave notice and there upon the Member shall raise the question of privilege and make a short statement relevant thereto;

لہٰذا جیسا کہ اس رول میں دیا گیا ہے۔ مجھے کچھ بولنے کی اجازت ہے اور یہ اجازت دی جائے

وزیر اعلیٰ :۔ جناب اسپیکر میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :۔ یہ ضابطہ کے مطابق ہے آپ بولیں۔

مسز فضیلہ عالیانی :۔ مسٹر اسپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ

This is a violation of the Constitution and the Chief Minister becomes responsible for it, because the Governor summons the House on the advice of the Chief Minister. I think it is a constitutional provision and the House should uphold it.

مسٹر اسپیکر :۔ آپ اردو میں بولیں تاکہ دوسرے ارکان بھی سمجھ سکیں۔

مسز فضیلہ عالیانی :۔ جناب والا! یہ آئین کی خلاف ورزی ہے اور اس کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ صاحب ہیں۔ کیونکہ گورنر چیف منسٹر ہی کے مشورے ایڈوائیس پر اسمبلی کا اجلاس طلب کرتا ہے۔ لہٰذا یہ ایک آئینی پرووژن ہے تو اسے ہولڈ کیا جائے۔ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ جیسا کہ آئین کی آرٹیکل ۱۲۷ کلاز دو میں دیا گیا ہے۔ جو صوبائی اسمبلیوں پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ :۔

(2) There shall be at least two sessions of the Provincial Assembly every year, and not more than one hundred and twenty days shall intervence between the last sitting of the Assembly in one session and the date appointed for its first sitting in the next session;

Provided that the Provincial Assembly shall meet for not less than one hundred and thirty working days in each year.

جناب والا! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کو اب ہولڈ کیا جائے حال ہی میں قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی اسی پرویژن کو اب ہولڈ کیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ کی جو کارروائی آج کل ہو رہی ہے وہ اسی کلاز کی پرویژن کو اپ ہولڈ کرنے کے لئے ہے وہ اپنے اجلاسوں کے دن پورے کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر! اگر اس تحریک کو آج آپ ڈسکس نہیں کرنا چاہتے ہوں اور اس کا فیصلہ بعد میں دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے دو طریق کار ہیں۔ ایک تو آپ کے رولز آف پروسیجر کے صفحہ ۴۷، پر رول نمبر ۶۰، میں لکھا ہے کہ:۔

"If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or may on a motion either by the Member who raised the question or by any other Member refer it for report to the Committee on Rules of Procedure and Privileges".

جناب والا! اگر اسمبلی کی پریویلیج کمیٹی تشکیل پا گئی ہے تو آپ مہربانی فرما کر یہ تحریک استحقاق اس کے حوالے کر دیں تاکہ وہ کمیٹی اس کو سٹڈی کرے اور غور و خوض کرے آپ اس سلسلے میں لاء سیکرٹری کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کمیشن تین چار دنوں کے بعد اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے کہ اس پر ان کا فیصلہ کیا ہے۔ جناب والا! اگر پریویلیج کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی تو برائے مہربانی آج ہی آپ اجلاس کے دوران اس کا اعلان کر سکتے ہیں اور یہ موشن اس کو ریفر

کرسکتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں یہ آئین کے مطابق کارروائی ہوگی اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح نہیں ہوگا۔

جناب والا! عوام نے ہمیں اپنا ووٹ دے کر اور اپنے نمائندے منتخب کرکے اس اسمبلی میں بھیجا ہے تاکہ یہ نمائندے اس ایوان میں بلوچستان کے عوام کی فلاح و بہبود اور صوبے کی ترقی کے لئے فیصلہ کریں۔ ان کے مفاد کے بل اس ایوان میں پیش کریں وغیرہ وغیرہ تاکہ وہ مقصد پورا ہو سکے۔ جس کے لئے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے۔ پاکستان اور بلوچستان کے عوام نے جدوجہد کرکے مارشل لاء ختم کرایا۔ جمہوریت لائی۔ الیکشن کروائے۔ محض اس لئے کہ ان کے نمائندے اس ایوان میں آکر ان کے انٹرسٹ کو ترجیح دیں اور عوام کے مفاد کے فیصلے کریں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتا ہوں۔ میری بہن اور معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ انہوں نے آئین کو نہیں پڑھا۔ جناب والا! صرف بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھنے سے سارا قرآن نہیں آجاتا۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے آئین کو پورے طریقے سے پڑھنا گوارا نہیں کیا ہے۔ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ اسمبلی کے سامنے کارروائی نہیں ہوتی آئین کی شق ۲۵۴ کو اگر وہ غور سے پڑھیں تو وہ سمجھ سکتی ہیں۔ یعنی

"When any act or thing is required by the Constitution to be done within a particular period and it is not done within that period, the doing of the act or thing shall not be invalid or otherwise ineffective by reason only that it was not done witnin that period".

میری بہن اور معزز رکن اس کو سن سکتی ہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! اس کے مطالعہ کے لئے ہمیں یعنی ایوان کو وقت دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب! آپ اپنا بیان جاری رکھیں۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! میری معزز رکن اور بہن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ وہ قاعدہ کے مطابق نہیں۔ لہٰذا میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ کیا معزز رکن اپنی تحریک استحقاق پہ مزید زور دینا چاہتی ہیں؟

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں لاء سیکرٹری کی رہنمائی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ دس دس بیس بیس سال مارشل لاء حکومتیں اس ملک میں ہوتی ہیں۔ آئین معطل رہتا ہے۔ ہمیں بھی مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم بھی اسمبلی کے رکن ہیں۔ ہماری بھی رہنمائی کی جائے۔ جناب اسپیکر! اگر ہم نے پارٹی جوائن نہیں کی تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عوام کے مفاد میں اور بھلائی میں اگر یہاں کوئی چیز پیش کی جائے تو اسے رد کر دیا جائے لہٰذا اس معزز ایوان سے اور جام صاحب سے میں گزارش کرتی ہوں، کہ وہ اس تحریک استحقاق پر غور کریں اور پریولیج کمیٹی بنا کر یہ اس کے حوالے کریں۔ اس سے میری زیادہ تسلی ہوگی ورنہ میرے ذہن میں یہ آئے گا کہ یہاں یک طرفہ کارروائی اور یک طرفہ فیصلے ہو رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ جہاں تک پریولیج کمیٹی کی تشکیل کا تعلق ہے تو یہ تشکیل دے دی گئی ہے اب جام صاحب فرمائیں۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئین میں واضح کلاز موجود ہیں۔ اس لئے یہاں قانون کی خلاف ورزی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم آئین میں ترمیم کریں اور ہماری صوبائی اسمبلی کو آئین میں ترمیم یا اضافہ کا حق نہیں ہے۔ لہٰذا میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتا ہوں۔ جناب چونکہ یہ قواعد کے مطابق نہیں ہے۔ لہٰذا آپ اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسز فضیلہ عالیانی نے کہا ہے کہ ان کی اس تحریک استحقاق کو پریویلج کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس لئے میں اب ایوان سے پوچھتا ہوں کہ آیا اس کو پریویلج کمیٹی میں پیش کیا جائے۔

(آوازیں۔ نہ پیش کیا جائے)

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر! پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رولنگ دی گئی تھی (مداخلتیں) ...... میں عرض کروں گی ....

مسٹر اسپیکر:۔ چونکہ اکثریت کہتی ہے کہ اس تحریک استحقاق کو پریویلج کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے ....

سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر آبپاشی و برقیات)

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! ایوان کی رائے معلوم کرنے کے بعد تقریر کی اجازت نہ دی جائے۔ چونکہ ایوان کی اکثریت اس حق میں ہے کہ کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے۔ لہٰذا بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ اس سلسلے میں واضح رولنز موجود ہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر! مہربانی فرما کر شو آف ہینڈز کے ذریعے رائے معلوم کریں تاکہ بلوچستان کے عوام کے سامنے ہر چہرہ صاف نظر آئے (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:۔ جو معزز اراکین اس تحریک کو پریویلج کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ برائے مہربانی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائیں۔

(اکثریت نے مخالفت میں ہاتھ اٹھائے)

مسٹر اسپیکر:۔ چونکہ اکثریت مخالفت میں ہے لہٰذا تحریک مسترد کی جاتی ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ نام بھی نوٹ کریں اور تعداد گنیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ نام بھی نوٹ ہیں کل کے اخبار میں آجائے گا۔

مسٹر اسپیکر:۔ اب میر نبی بخش خان کھوسہ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب اسپیکر! میں حسب ذیل تحریک استحقاق جو واضح اور فوری اہمیت کی حامل ہے۔ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ تحریک استحقاق یہ ہے کہ:۔

"بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ارکان پر ناجائز دباؤ ڈال کر اور انہیں ڈرا دھمکا کر مسلم لیگ میں شامل کیا جارہا ہے۔ اور انتظامیہ کے اہلکار بھی اس معاملہ میں ملوث ہو رہے ہیں جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس معاملہ کو فوراً زیر بحث لایا جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک استحقاق یہ ہے کہ:۔

"بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ارکان پر ناجائز دباؤ ڈال کر اور انہیں ڈرا دھمکا کر مسلم لیگ میں شامل کیا جارہا ہے۔ اور انتظامیہ کے اہلکار بھی اس معاملہ میں ملوث ہو رہے ہیں۔ جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس معاملہ کو فوراً زیر بحث لایا جائے۔"

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! ہمارے معزز رکن نے جس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ مسلم لیگ میں شامل ہونا بھی چاہیں گے۔ تو انہیں شامل نہیں کیا جائے گا۔ (تالیاں)

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! ہم شامل ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ ہمیں

اس بات کی آزادی حاصل ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم عوام کی خدمت کریں۔ آخر عوام نے ہمیں منتخب کرکے بھیجا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے جائز کام کریں۔ لیکن ہمارے افسران اپنی تقرری اور تبادلہ میں لگے ہوئے ہیں۔ رشوت ستانی عام ہے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر اطلاعات و مال)

جناب والا! یہ غیر متعلقہ باتیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ میر صاحب! آپ تحریک استحقاق پر بات کریں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہے آپ لوگ عوام کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اور اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق عوام کو ہے کہ وہ مسلم لیگ کو چاہتے ہیں یا نہیں۔ ہمیں اپنے افسران کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ وہ بھی اس ملک کے عوام ہیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ ہم آزادی کے ساتھ ان کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ ہمیں تو عوام کی خدمت کرنا ہے۔ مگر وہ تعصب کرتے ہیں اور اپنے مسلم لیگیوں کا خیال کر رہے ہیں۔ انہیں باقی لوگوں کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ میں ہاؤس سے کم از کم یہ ضرور عرض کروں گا کہ افسران اور نوکر شاہی اپنے کو سنبھال کر چلیں اور جائز کام کریں۔ جناب! وہ اپنی تقرریوں اور تبادلوں میں لگے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ کوئی کام ہوتا ہے اور نہ ہی ترقیاتی کام اور نہ ہی انصاف ہوتا ہے۔ رشوت انتہائی عروج پر ہے۔ لہٰذا میں یہ عرض ضرور کروں گا کہ جام صاحب ان چیزوں پر کنٹرول کریں اس بارے میں جام صاحب ہمیں یقین دلائیں اور انہیں ہدایت کریں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کسی پہ دباؤ کے لیے نہیں آئی ہے۔ بلکہ عوام کی خدمت کے لئے آئی ہے۔ یہ عوام کا کام ہے کہ وہ مسلم لیگ کو

چاہتی ہے یا نہیں۔ ان حالات کا تجزیہ کرنا عوام کا کام ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ مسلم لیگ میں آنا بھی چاہیں گے۔ تو انہیں شامل نہیں کیا جائے گا۔ آپ ہمارے رکن اسمبلی ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک استحقاق کے مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں۔ اس کے پیش کرنے کا مخصوص طریقہ کار ہوتا ہے۔ جس میں قانونی پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جناب والا! میں ان کی خدمت میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اگر وہ تحریک استحقاق سے پہلے مجھ سے رابطہ قائم کرتے تو میں ان کی تسلی کرا دیا میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس یقین دہانی کے بعد میں ان سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک استحقاق پر زور نہ دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! ہم نے کسی کو نہ دھمکایا ہے اور نہ ہی ڈرایا ہے۔ ہر ایک کے اپنے علاقے کے مسائل ہوتے ہیں۔ اس میں تصادم کی کوئی بات نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر صاحب آپ کی تحریک استحقاق کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا میں اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں (تالیاں)

آج چار التواء کی تحریکیں پیش کی گئیں ہیں۔ دو تحریک التواء۔ مسز فضیلہ عالیانی کی طرف سے ایک کا نوٹس میر فتح علی عمرانی اور ایک کا میر نبی بخش خان کھوسہ کی طرف سے ہے چونکہ قانون کے مطابق ایوان میں ایک تحریک التواء پر بحث کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا میں بقایا تحاریک التواء کو اجلاس کے دوسرے دنوں کے لئے رکھوں گا۔ اب میں ان تحاریک التواء کو پڑھتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسز فضیلہ عالیانی کی تحریک التواء یہ ہے کہ

"میکانگی روڈ پر واقع الائیڈ بنک میں مسلح ڈاکہ زنی کی واردات لاقانونیت ایک زندہ مثال ہے۔ اور حکومت امن و امان قائم رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک

کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ اگلی تحریک التوا بھی مسز فضیلہ عالیانی کی طرف سے ہے کہ:۔

"ژوب لورالائی شاہراہ پر سات اور آٹھ جنوری کی درمیانی شب کو تخریب کاروں نے پل کو نقصان پہنچایا۔ یہ واقعہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ تیسری تحریک التوا کا نوٹس میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب نے دیا ہے تحریک التوا یہ ہے کہ:۔

"واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۵ء کو تحصیل چھتر کے علاقے میں ایک مسافر بس پر ڈاکوؤں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے بے گناہ ۱۳ افراد کو قتل اور ۹ افراد کو زخمی کر کے نقدی زیورات وغیرہ لوٹ کر فرار ہو گئے۔ عوام میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ متاثرہ خاندانوں سے حکومت کی جانب سے کوئی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کے لئے کسی قسم کے معاوضے کا اعلان کیا گیا اور ڈاکوؤں کی گرفتاری بھی نہیں ہوئی۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری نوعیت اور امن وامان سے متعلق مسئلہ پر بحث کی جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ چوتھی تحریک التوا کا نوٹس میر فتح علی عمرانی کی جانب سے موصول ہوا ہے۔ میں تحریک التوا پڑھتا ہوں۔

"چند روز قبل لورالائی میں راڑاشم روڈ پر نامعلوم مسلح ڈاکوؤں نے لورالائی ڈیرہ غازیخان روڈ پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹریفک روک دی اور پھر رائفلوں کے زور پر ۱۶ ٹرک لوٹ لئے۔ بیز ڈرائیوروں اور کلینروں سے ہزاروں روپے کی نقدی اور گھڑیاں چھین کر فرار ہو گئے۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر واقعہ پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ آج کے دن صرف ایک تحریک التوا پیش ہو سکتی ہے۔ آپ بتائیں

پہلے کونسی تحریک التواء لی جائے۔

میاں سیف اللہ پراچہ:۔ جناب والا! پہلے کون سی موصول ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ:۔ میر نبی بخش خان کھوسہ کی تحریک التواء کو لے لیں۔ کیونکہ اس کے لئے میرے پاس کافی مواد موجود ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسز فضیلہ عالیانی کی تحریک التواء پہلے آئی ہے۔ لہٰذا وہ اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! میں حسب ذیل واضح اور پبلک اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ:۔

"میکانگی روڈ پر واقع الائیڈ بنک میں مسلح ڈاکہ زنی کی واردات لاقانونیت کی زندہ مثال ہے اور حکومت امن وامان قائم رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ

"میکانگی روڈ پر واقع الائیڈ بنک میں مسلح ڈاکہ زنی کی واردات لاقانونیت کی زندہ مثال ہے اور حکومت امن وامان قائم رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔"

مسٹر اسپیکر:۔ آپ کچھ اس پر بولنا چاہیں گی؟

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا یہ واقعہ ۷ جنوری ۸۶ء کو گیارہ بجکر ۴۰ منٹ

پیش آیا۔ دو افراد الائیڈ بنک واقع میکانگی روڈ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے گن مین کو مار کر اس سے چھین لی۔ دونوں ڈاکوؤں نے چادر لپیٹ رکھی تھی۔ ان میں سے ایک فرد نے تمام افراد کو ہینڈز اپ کرائے اور کیشیئر کو بھی ہینڈز اپ کرایا۔ پھر اس سے جو رقم تھی چھین لی۔ پھر اس سے سیف کی چابی مانگی خوش قسمتی سے سیف میں کچھ نہ تھا۔ جو رقم بنک میں موجود تھی۔ تقریباً ان سے باسٹھ ہزار روپے چھین کر لے گئے۔ اور پھر گن پوائنٹ پر ایک نے ان سے تمام چابیاں لے لیں۔ ڈاکوؤں میں سے ایک شخص باہر نکلا رکشہ روکا اور یہ دونوں رکشہ میں سوار ہو گئے۔ بعد میں بنک منیجر باہر نکلا۔ اس کے پاس اپنی حفاظت کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ وہاں موجود تمام بنک کے عملے کے پاس بھی اپنی حفاظت کے لئے کچھ بھی نہ تھا کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکیں۔

بنک منیجر جو تیزی سے باہر نکلا تھا۔ اس نے دیکھا ایک جیپ کھڑی تھی۔ اس نے منت سماجت کر کے جیپ والے سے لفٹ لی اور رکشہ کا پیچھا کیا۔ آخر رکشہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ منیجر جس کے پاس نہ اسلحہ تھا اور نہ ہی اپنی (CONNEYANCE) تھی۔ اس چوک پر پولیس مین ہر روز کھڑا ہوتا ہے۔ مگر اس دن وہاں پولیس والا بھی نہیں تھا۔ منیجر چاہتا تھا کہ وہ اس کی مدد حاصل کر سکے۔ جب رکشہ غائب ہو گیا تو منیجر مایوسی کی حالت میں بنک پہنچا اس نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ رکشہ کا نمبر کیو اے ۳۶۲۲ تھا۔ جس میں ڈاکو فرار ہوئے تھے۔

کوئی آدھے گھنٹے کی بڑی جدوجہد کے بعد وہ رکشہ پکڑا گیا۔ اس کے ڈرائیور کو حراست میں لے لیا گیا۔ اس کے بعد معلوم نہیں کن وجوہات پر اس ڈرائیور کو چھوڑ دیا گیا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں نے ان کو سنجاری کی طرف چھوڑا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے انہوں نے کرائے کے لئے روکا اور کرایہ دیا اور وہ لوگ مری آباد میں اتر گئے۔ بعد میں پتہ نہیں کہ کیا ہوا۔ گورنمنٹ نے وہاں پر تلاشیاں بھی لیں۔ حکومت نے بہت جدوجہد کی کہ ڈاکو کسی طریقے سے مل جائیں۔ مگر ناکام رہی

اس کے بعد ۸ جنوری ۸۶ء کو اخبار مشرق اور جنگ میں یہ خبر چھپی کہ میکانگی روڈ سے ڈاکو باسٹھ ہزار روپے لوٹ کر فرار ہو گئے اور اس کے بعد ۹ جنوری ۸۶ء جمعرات کے اخبار میں یہ خبر چھپی کہ "بنک ڈکیتی کیس میں پانچ مشتبہ افراد گرفتار" آپ کہیں تو میں یہ خبر پڑھوں مجھے یقین ہے کہ آپ نے یہ تمام خبریں پڑھی ہوں گی۔ کیا جو پانچ مشتبہ افراد گرفتار ہوئے تھے

اس کے بعد کچھ نہیں ہوا ہے؟ پھر ۳۰ جنوری ۸۶ء کو اخبار جنگ میں ایک خبر چھپی ہے ۔ ہماری معلومات صرف اخبار ہی کے ذریعے ہیں ۔ جس میں الائیڈ بنک کی ڈکیتی کی خبر ہے ۔ جس میں پولیس کے اعلیٰ افسر فیض محمد ہڑی صاحب نے بالخصوص الائیڈ بنک کے کیس میں عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ تاحال وہ کچھ نہیں کر سکے ہیں ۔

پھر کل کے اخبار میں ایک خبر آئی ہے ۔ جس میں کسی ڈاکو کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ شاید وہی ڈاکو ہے ۔ جو اس کیس میں ملوث ہے ۔ حکومت نے پندرہ ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے جو اس ڈاکو کو گرفتار کرے گا اسے دیا جائے گا ۔

مسز فضیلہ عالیانی :- جناب والا! اس کے علاوہ آج دو فروری ہے ۔ کراچی کے لوائے وقت میں بھی یہ خبر آپ نے پڑھی ہوگی ۔ کہ مسلم کمرشل میں ڈاکہ زنی ہوئی ایک اے ایس آئی رازق نے ڈاکوؤں کا تعاقب کرنے کی کوشش کی ۔ جس کے نتیجے میں اس کو ہلاک کر دیا گیا ۔ جناب والا! میری تحریک التوا پر بحث کی جائے ۔

جناب والا! یہ واقعہ سات جنوری کو پیش آیا تھا اور آج ۴ فروری ہے ۔ ہماری اطلاع کے مطابق تاحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ۔ یہ صرف الائیڈ بنک کی بات نہیں بلکہ کئی علاقوں میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے ۔ ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہو رہی ہیں ۔ لوگوں کی جان و مال محفوظ نہیں ہے ۔ جناب والا! حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں کچھ کرے ۔ کیونکہ بنکنگ ہمارے ملک کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ۔ بنک ہمیں معیشت کیا کر دیتے ہیں ۔ صرف یقین دہانی اور حوصلہ افزا اقدام جیسے الفاظ استعمال کرنے سے کام نہیں بنے گا ۔ اس کے لئے عملی طور پر اقدامات کریں ۔

جناب اسپیکر! اس کے علاوہ کھوسو صاحب نے بھی تحریک التوا پیش کی ہے ۔ اس میں بدامنی کی صورت حال نظر آتی ہے ۔ لہٰذا میری اس ہاؤس سے اور جام صاحب سے گزارش ہے کہ برائے خدا اپنے عوام کی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کریں ۔ خاص طور پر وہ لوگ جو آپ کے لئے کام کر رہے ہیں ۔ اور آپ سے تنخواہ لے رہے ہیں وہ آپ کی خدمت کر رہے ہیں ۔ آپ ان کے تحفظ کا خیال رکھیں ۔

مسٹر اسپیکر! منیجر کے پاس اپنے ذاتی تحفظ کے لئے کچھ ہوتا تو وہ ممکن تھا کہ کامیاب

ہو جاتا۔ میری یہ تجویز ہوگی کہ آج کل کے بدامنی کے حالات کے تحت ہر بنک میں مسلح پولیس گارڈ تعینات کی جائے۔ نیز تربیت یافتہ مسلح گن مین تعینات کئے جائیں۔

جناب والا! ملک کے دیگر صوبوں میں بھی بدامنی ہے۔ کراچی اور پشاور میں بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ یہاں بھی پرسوں سرکی روڈ پر بم بلاسٹ ہوا۔ لیکن گرفتاری نہیں ہو رہی ہے گورنمنٹ کو اس سلسلے میں کچھ کرنا چاہیئے۔ لیکن وہ تو میں سمجھتی ہوں مسلم لیگ بنانے میں لگی ہوئی ہے۔ یہ غیر جمہوری طریقہ ہے۔ ہم نان پارٹی بیس پر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اور غیر سیاسی بنیاد پر منتخب ہوئے ہیں۔.........

مسٹر اسپیکر:۔ آپ اپنی تحریک التواء سے متعلق رہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ بہتر جناب والا! میں واپس آرہی ہوں۔ میں عرض کر رہی تھی کہ یہ غیر جمہوری طریقہ ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بدامنی، بدانتظامی اور مایوسی پھیلی ہوئی ہے وارداتیں ہو رہی ہیں۔ آپ کو یاد دلاؤں.............

وزیر اعلیٰ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب اسپیکر! معزز رکن سے کہیں کہ وہ برائے مہربانی اپنی تحریک التواء سے متعلق رہ کر بات کریں۔ یہ تحریک سے باہر باتیں کر رہی ہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ میں متعلق رہوں گی۔ مہربانی کر کے آپ بھی متعلق رہیں۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے کہا کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ کہا تھا.....

جناب والا! کیا اس معزز ایوان کو تسلی بخش جواب مل سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے الائیڈ بنک کی ڈاکہ زنی کے بعد ڈاکوؤں کی گرفتاری عمل میں آجائے گی۔ جناب والا! اس کے بعد میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی۔

وزیر اعلیٰ: جناب اسپیکر:۔ اولاً تو میں کہوں گا کہ یہ جو تحریک التواء پیش کی گئی ہے۔ خلاف ضابطہ ہے۔ جناب والا! مجھے امید تھی کہ پیش ہونے سے قبل ہی اسے آپ خلاف ضابطہ

قرار دے دیں گے۔

جناب والا! آپ اندازہ لگائیں کہ انہوں نے اپنی تحریک میں نوٹس دیتے ہوئے لکھا ہے کہ " میں حسب ذیل واضح اور پبلک اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں" حالانکہ ان کو چاہیئے تھا کہ " نوٹس دیتی ہوں" (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:- جام صاحب مؤنث و مذکر میں فرق کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر! بعد میں لکھا ہے کہ " میکانگی روڈ پر واقع الائیڈ بنک میں مسلح ڈاکہ زنی کی واردات لاقانونیت کی ایک زندہ مثال ہے اور حکومت امن و امان رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب والا! تحریک التواء ایوان میں ایک مخصوص طریق کار کے تحت پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق اس میں واقعہ کی تاریخ درج کی جاتی ہے کہ فلاں تاریخ کو یہ واقعہ پیش آیا۔ لیکن اس تحریک التواء میں تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ معزز رکن نے حکومت کے اس عمل کا بھی اقبال کیا ہے اور سراہا ہے کہ مری آباد کی ناکہ بندی کی گئی اور کوشش کی گئی کہ ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔ میں معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں امیر و غریب کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ جناب والا! مگر یہاں تحریک التواء پیش کی جاتی ہے۔ یا آئندہ بھی کوئی تحریک پیش ہوتی تو میرے پاس یہاں ایک بہت بڑا پلندہ موجود ہے۔ میں آپ کو واضح کر دیتا۔ تاکہ ایوان کو معلوم ہو کہ امن و امان اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ ہم تمام چھوٹے بڑے خواہ زمیندار ہوں، خواہ سرمایہ دار ہوں" اس امر کا تہیہ کریں اور یقین دلائیں کہ کوئی بھی ان ڈاکوؤں، چوروں کو پناہ نہیں دے گا۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا مقصد بلوچستان کے اندر امن و امان قائم کرنا ہے جیسا کہ میں واضح کر چکا ہوں کہ امن و امان صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے

جناب اسپیکر! ہم یہاں تحریک التواء پیش کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے یہی تحریک التواء پیش کرنے والے لوگ ہی ان کو پناہ بھی دیتے ہیں (تالیاں)

جناب والا! اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ حکومت کس طرح امن قائم کرے۔ اس

کے باوجود بلوچستان سے باہر اگر آپ جائزہ لیں تو جس قدر وارداتیں ہوئیں۔ بسیں لوٹی گئیں حکومت نے پورا پورا ایکشن لیا۔ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا گیا۔ مقابلے میں ان کو مارا بھی گیا ہے۔ لیکن میں افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک حقیقت کا اظہار نہیں کیا جاتا کہ ان بسوں کو لوٹنے والے کون تھے۔ کیا وجہ ہے کہ یہ جرأت نہیں کی جاتی کہ ان کا نام نہیں لیا جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مخالفت برائے مخالفت نہیں ہونی چاہیئے اگر آپ محب وطن پاکستانی ہیں تو برائے مہربانی اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس حکومت کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کریں کہ حکومت نے ایسے حالات اور انتظامات کے تحت جو اقدامات کئے ہیں۔ واقعی قابل تحسین ہیں

جناب اسپیکر! ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں سب آپس میں بھائی ہیں ہم اس پورے ایوان کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ جیسا کہ آپ نے خود ذکر کیا کہ پشاور میں بھی بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں آپ دیکھیں گے کہ حکومت کس طرح حرکت میں آتی ہے۔ ہم جرم کا ارتکاب کرنے والے کسی مجرم کو نہیں بخشیں گے۔ (تالیاں)

میری اس یقین دہانی کے بعد انہیں یقین ہو گیا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی جان و مال کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ میں انہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت پر چھوٹا سا داغ بھی کوئی معمولی بات نہیں ہوتا۔ مجھے امید ہے کہ اس کے بعد وہ اپنی تحریک التوا پر زیادہ زور نہیں دیں گی

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! جام صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔ میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ اس ہاؤس کے تمام ممبر یکساں ہیں۔ جب ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں، بدامنی کی فضا قائم ہے۔ میں آج ان تمام ممبران اسمبلی اور نوکر شاہی موجود ہیں ان سے یہ کہوں گی کہ خدارا پرانے ہتھکنڈے استعمال نہ کیجئے۔ اس سے ہم کوئی مثبت نتیجہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی اس سے ملک کی سالمیت اور بقا محفوظ رہ سکتی ہے۔ جام صاحب نے ایوان کے جس ممبر کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ایسے ہتھکنڈے اس ملک میں بہت ہوتے رہے ہیں۔ جیسے ہم دیکھ چکے ہیں۔ جب آپ کسی کو پریشرائز کرنا چاہتے ہیں تو آپ نوکر شاہی سے مدد لے کر وہاں کے دبے ہوئے عوام کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ ہم نہیں دیکھ رہے ہیں؟ اس ملک کا ایک حصہ اسی وجہ سے ہم کھو چکے ہیں کہ بار بار اس ملک میں مارشل لاء لگتا رہا اور جس سے ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری رکن پرانی پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں ان کی جسارت کی داد دیتا ہوں۔ لیکن سوال اس بات کا نہیں ہے۔ اگر ایوان میں سچائی سے کام لیا جائے۔ تو میرے خیال میں اس سے کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ میں نے کسی ممبر کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ ہاں اگر چور کو اپنی داڑھی میں تنکا نظر آئے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں (تالیاں)

میر سلیم اکبر خان بگٹی:۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! جام صاحب جو فائل دکھا رہے ہیں۔ کیا جام صاحب اپنے ممبران کو بلیک میل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں؟ جیسا کہ سابقہ حکومت میں ہر ممبر کے لئے فائل بنائی جاتی تھی۔ جیسا کہ اپنے دور میں بھٹو صاحب کیا کرتے تھے وہ ممبران اور کیبنٹ کے ممبرز کی فائل بناتے تھے اور پھر انہیں بلیک میل کیا کرتے تھے۔ جام صاحب بھی ان کے پرانے شاگرد ہیں اور ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے۔ اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں

(تحریک پر زور نہیں دیا گیا)

مسٹر اسپیکر:۔ سرکاری کارروائی کے تحت اب وزیراعلیٰ اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں از سال ۱۹۷۸ء تا سال ۱۹۸۴ء ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں از ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۴ء (پیش کی گئیں)

مسٹر اسپیکر:۔ اب وزیراعلیٰ اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں از سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۴ء ایوان میں پیش کریں گے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں از ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۴ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :۔ رپورٹیں پیش ہوئیں۔ اب وزیر زکوٰۃ و سماجی بہبود [illegible] رپورٹیں پیش کریں۔

ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر زکوٰۃ و سماجی بہبود)

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں زکوٰۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹیں بابت سال ۱۹۸۲-۸۳ اور سال ۱۹۸۳-۸۴ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :۔ رپورٹیں پیش کی گئیں۔

مسودات قوانین (پیش کئے گئے)

مسٹر اسپیکر :۔ اب ایوان میں مسودہ قوانین پیش کئے جائیں گے۔ وزیر بلدیات اپنا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۶ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں

مسٹر اسپیکر :۔ مسودہ قانون پیش ہوا۔ اب وزیر زراعت اپنا مسودہ قانون پیش کریں۔

ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر زراعت)

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بلوچستان انجمن تصرف آب کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۲ مصدرہ ۱۹۸۶ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسودہ قانون پیش ہوا۔ اب وزیر بلدیات اپنا مسودہ قانون پیش کریں۔

وزیر بلدیات:۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۳، مصدرہ ۱۹۸۶ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مسودات قوانین پیش کئے گئے۔

اب چونکہ ایوان کے سامنے مزید کارروائی نہیں۔ لہٰذا اجلاس مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(قبل از دوپہر گیارہ بجکر ۲۰ منٹ پر اجلاس مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک ملتوی کر دیا گیا)